Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۳۹ | انوار ۲۷، ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۲۹، اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۲۹، اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۴۵

## قربِ الٰہی کا حسین تصوّر

"شعوری اور غیر معمولی طور پر اپنے خدا کے قریب ہونے کی کوشش شروع کر دیں کیونکہ خدا کا جو حسین تصوّر بھی آپ نے باندھا ہے وہ آپکے سفر کا پہلا مقام ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ناصر باغ مغربی جرمنی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء)

# ○ ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ○

"بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدون گزارہ مشکل ہے۔ بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ ان کو خدا سے استعانت اور دُعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس دَر کے نہ ہو۔ اُسی کے دل سے دُعا نکلتی ہے۔ غرض (اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی حسنات عطا کر۔ ناقل) ایسی دُعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے ربّ کے سامنے اور سارے اربابِ باطلہ ہیچ ہیں۔

آگ سے مُراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب۔ خوف۔ حُزن۔ فقر و فاقے امراض۔ ناکامیاں۔ ذلّت و ادبار کے اندیشے۔ ہزاروں قسم کے دُکھ۔ اولاد۔ بیوی وغیرہ کے

• مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ کی آنکھ کا اپریشن لاہور میں ۲۱ اکتوبر ۸۹ء کو بفضل تعالیٰ ہو گیا ہے۔ احباب کرام دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور بعد از اپریشن ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے۔

---

• مکرم مظفر احمد صاحب صابر نیشنل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸، ستمبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی برکات میں سے ہے، حضور ایدہ اللہ نے "عبدالحی" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ساکن جسو کی ضلع گجرات کا پوتا اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب آف سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔
احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

کیا الفضل میں آپکو پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی نظر آتی ہے۔ ہمیں ضرور اطلاع دیں، ہم آپکے ممنون ہونگے۔
(مدیر)

## عورت کا بحیثیت ماں عظیم الشان مقام

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ماں ایک عظیم الشان مقام ہے جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے ارشادات عورت کو دیتے ہیں کہ پھر آپ نظر دوڑا کر دیکھ لیں کہ سارے دنیا کے افق پر آپ کو عشر عشیر بھی کسی اور مذہب کسی اور معاشرے میں دکھائی نہیں دیتا۔ ماں کے لحاظ سے عورت کو قرآن کریم نے اس بلند مقام پر پہنچا دیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے عورت کو جیسے محاورے میں کہتے ہیں ماں کے لحاظ سے دیکھتے ہوئے پگڑی گر جاتی ہے۔ قرآن کریم نے ماں اور باپ دونوں کے مقام اور منصب کو ایک بہت ہی بلند مرتبہ عطا فرمایا لیکن جوں جوں آپ آگے بڑھیں گے آپ کو معلوم ہو گا کہ ماں کا خصوصیت کے ساتھ قرآن کریم میں اسطرح ذکر ملتا ہے کہ باپ کے حق کا اس طرح خصوصیت سے ذکر نہیں ملتا۔ اور احادیث نبویہ میں بھی ماں اور باپ دونوں کے حقوق کی بات کرتے کرتے ایک مقام ایسا آتا ہے کہ عورت اس مقام میں تنہا رہ جاتی ہے اور باپ کا پھر وہاں ذکر ملنا بند ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے (بنی اسرائیل آیت ۲۴-۲۵ میں) جب تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہیں کہنا۔ اور ڈانٹنے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ یہاں "ان کو مت ڈانٹنا نہیں" غلط ترجمہ ہو گا۔ جب اُف نہیں کہنے دیا تو پھر ڈانٹنے کا کیا سوال۔ محاورۃً اس کا ترجمہ یہ ہو گا کہ ان کو اُف تک نہیں کہنا ڈانٹنے کا تو سوال ہی نہیں"۔

بلکہ ان سے تم تکریم کی بات کرو۔ قول کریم کہتے ہیں بہت ہی ملاطفت نرمی اور احسان کا قول۔ اس لئے فرمایا کہ سرف منفی تعلیم نہیں ہے کہ تم نے اف نہیں کہنا۔ اور یہ سمجھو کہ تمہارا حق ادا ہو گیا۔ بلکہ جب بھی بات کرنی ہے نہایت عزت اور احترام کے ساتھ بات کرنی ہے"۔

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ اخاء ۱۳۶۸ ہش — ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء

# عدمِ اعتماد کی تحریک

وزیرِ اعظم کے خلاف قومی اسمبلی میں عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی گئی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ وہ وزیراعظم رہ سکیں گی یا نہیں۔ ان کے وزیرِ اعظم نہ رہنے کی صورت میں ایک اور شخص کا نام بھی پیش کردیا گیا ہے کہ اُس صورت میں وزیراعظم ہونگے۔ ہمیں اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وزیراعظم کون ہوتا ہے۔ کوئی وزیراعظم رہتا ہے یا نہیں۔ اور ۔ کوئی وزیرِ اعظم بنتا ہے یا نہیں۔ ہمیں جس بات سے غرض ہے اور جس کے لئے ہم ہمیشہ دعاگو ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ملک میں امن و امان قائم رہے اور وطن کو استحکام حاصل ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام النّاس کو جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں صرف امن و امان درکار ہے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کے مسائل اور مشاغل بغیر کسی رکاوٹ اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جاری رکھ سکیں اسی لئے انہیں افراد سے غرض نہیں ہوتی بلکہ طریقۂ حکومت سے بھی غرض نہیں ہوتی۔ انہیں نتائج سے غرض ہوتی ہے اور ایسی باتوں سے غرض ہوتی ہے جو امن و امان پر منتج ہوں۔

کسی وزیرِاعظم کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا پیش کیا جانا کوئی نئی یا عجیب بات نہیں ہے۔ آخر حکومت قانون بنانے کے لئے ہے اور قانون پاس اس صورت میں ہو سکتے ہیں کہ حکومت کے ساتھ اسمبلی کے ممبروں کی اکثریت ہو، اگر اکثریت نہ ہو تو قانون بھی نہیں بنیں گے اور حکومت بھی نہیں چلے گی۔ کتنی صاف اور واضح بات ہے یہ۔ اور کتنی منطقی بھی۔ اس کے لئے کسی جوڑ توڑ کی ضرورت نہیں۔ لیکن اب کیا ہو رہا ہے۔ حکومت اور مخالف پارٹی دونوں جوڑ توڑ میں زور شور سے مصروف ہیں۔ ہم تو جوڑ توڑ کرنے والوں کے قریب نہیں ہیں۔ ہمیں اخبارات جو خبریں مہیا کر رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ روپیہ اور رعایات پانی کی طرح بہائی جا رہی ہیں۔ ضمیر کے سودے ہو رہے ہیں۔ وفاداریاں نہ صرف مشکوک کی جارہی ہیں بلکہ کھلم کھلا بغاوت کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ ایک تو وزیراعظم سے تعلق رکھے گا اور دوسرا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی کسی سے یہ نہ کہہ سکے گا کہ رشوت نہ دو نہ لو۔ اگر ملک کے سب سے زیادہ وقیع لوگ اس دوڑ میں سب کو مات دے رہے ہیں تو کون ہے جو اپنا کام نکالنے کے لئے یہی تراکیب استعمال نہیں کرے گا۔ رشوت کا بازار گرم ہوگا اور جلتی بھٹی سے بھی زیادہ گرم ہوگا۔ کون کس سے کہے گا کہ رشوت بری بات ہے۔

یہ بات کہنے والے صرف ہم ہوں گے کیونکہ ہمارا اس جوڑ توڑ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سونے والوں کو تو دی جائے صدا
جاگتے کو کیا جگائے گا کوئی
کس کی راہیں بند کر سکتے ہو تم
کس سے کہتے ہو نہ آئے گا کوئی

ـــــ ابوالاقبال ـــــ

# ان لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے

دُنیا میں یہ کیا فتنہ اُٹھا ہے مرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے

یہ مُنہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے

ہے امن کا داروغہ بنایا جنہیں تُو نے
خود کر رہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اشارے

سچ بیٹھا ہے اِک کونہ میں منہ اپنا چُھپا کر
اور جھوٹ کے اُڑتے ہیں فضاؤں میں غبارے

ظلم و ستم و جَور بڑھے جاتے ہیں حد سے
ان لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے

طوفان کے بعد اُٹھتے چلے آتے ہیں طوفاں
لگنے ہیں نہیں آتی مِری کشتی کنارے

(کلامِ محمودؓ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محترم سیّد داؤد احمد صاحب اور جامعہ احمدیہ

مکرم سیّد داؤد احمد صاحب ۳۳ برس کے تھے جب جامعہ کے پرنسپل مقرّر ہوئے سولہ سال کے بعد انچاس برس کی عمر میں وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ ان سولہ برسوں میں انہوں نے فرزندانِ جامعہ اور اس مادرِ علمی کے در و دیوار پر جو نقوش چھوڑے ہیں وہ انمٹ ہیں اور مرورِ زمانہ کے ساتھ وہ مدھم نہیں ہو سکتے۔ وہ اس درسگاہ سے محبّت رکھتے تھے۔ وہ اس گلشن کے باغبان تھے۔ وہ اس کی ہر پتّی اور کلی سے پیار کرتے تھے۔ اور اس عظیم درسگاہ کا ہر استاد اور ہر طالب علم بلکہ اس کا ہر ذرّہ ان سے پیار کرتا تھا۔

حضرت عمرؓ بن خطاب راوی ہیں کہ ایک دن صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اور بدترین لیڈروں کے بارے میں نہ بتلاؤں۔ تمہارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور بدترین امراء وہ ہیں جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں۔ اور جن پر تم لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔ سیّد داؤد احمد ان بہترین امراء میں سے تھے جنہوں نے ماتحتوں سے محبت کی اور ان کی محبت جیتی۔ وہ جامعہ اور اہل جامعہ سے محبت کرتے تھے۔ اور ابنائے جامعہ ان سے محبت کرتے تھے۔ صبح کو جامعہ میں پڑھائی شروع ہونے سے پہلے طلبہ کی حاضری کے لئے جب اسمبلی ہوتی تو میر صاحب طلباء کی صفوں کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور طلباء کے لئے دعائیں کرتے کہ اے اللہ جامعہ میں ان کا وقت خیر سے گزرے اور یہ لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کے صحیح معنوں میں پیروکار بنیں۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ اور طلباء ان کے لئے دعائیں کرتے۔ محترم میر صاحب کا جامعہ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک بار انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ علم ہوا کہ جامعہ کے بعض طالب علم اپنے ناموافق حالات کی وجہ سے جامعہ کی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے۔ تو مَیں نے عہد کیا کہ مَیں کسی طالب علم کو اس وجہ سے جامعہ سے جانے نہ دوں گا کہ وہ اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور انہوں نے یہ عہد آخر دم تک نبھایا۔ حتّٰی کہ ان کی وفات کے بعد پتہ چلا کہ اس وجہ سے وہ خاصے زیرِ بار بھی تھے۔ جامعہ سے محبت تھی تو انہوں نے بسترِ مرگ سے ابنائے جامعہ کو سلام بھیجا۔ اور وہ پیغام دیا جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رہے گا۔

پھر ابنائے جامعہ کی محبت کا ایک مظاہرہ تو اس دن ہوا جب میر صاحب ان سے منہ موڑ کر اپنی آخری منزل کی طرف روانہ ہو رہے تھے۔ ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دل غمگین تھا۔ ان کا یہ سولہ سالہ دَور جامعہ کیلئے ایک سنہری دَور تھا۔ جامعہ کی نئی عمارت، دارالاقامہ کی فراخی اور وسعت، لائبریری کی نفاست، جامعہ کے کھیل کے میدان اور میدانوں کی شادابی، ان کی مساعی کے مرہونِ منت ہیں۔ انہوں نے صرف قشر کی طرف ہی توجہ نہیں دی جامعہ کی معنوی خوبیاں اور اس کے مغز کی حفاظت کے لئے بھی کماحقہٗ کوشش کی۔ ان کی کوشش تھی کہ اس ادارے کے طلباء، سلسلہ کے پرانے علماء اور خدام کے قائمقام ہوں۔ یہ جان نثار جفاکش ہوں اور نظام امامت کے سپاہی۔ وہ طلباء سے اپنے بچوں کی طرح شفقت اور ہمدردی کرتے۔ ان کی ادنیٰ تکلیف پر بھی وہ بے چین ہو جاتے اور ان کی غمخواری اور دلجوئی کو اپنا فرض سمجھتے۔

عاشق صادق حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل سے کہتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت کر۔ اس پر جبرائیل امین اس شخص سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبرائیل ساکنانِ فلک میں اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے۔ پس اے اہلِ سماء تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اہلِ زمین میں بھی اسے قبولیت عامہ کا شرف بخشتا ہے اور ہر ایک اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میر داؤد احمد کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ یہ قبولیت اور دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور یہ محبت اس امر کی دلیل ہے کہ جانے والا لوگوں کا ہی محبوب نہ تھا خدا کا بھی محبوب تھا۔

جامعہ کی عمارت کی تعمیر کا کام قریباً دو سال کی محنت شاقہ اور دو لاکھ روپیہ کے مصرف سے مکمل ہوا۔ اس سارے عرصے میں سید داؤد احمد صاحب نے پورے انہماک اور گہری توجہ سے دن رات اسکی نگرانی فرمائی۔ جب عمارت تیّار ہو چکی تو تین دسمبر ۱۹۶۱ء کی سہ پہر کو اسکے افتتاح کی خوشکن تقریب منعقد ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بنفسِ نفیس نئی عمارت میں تشریف لا کر ایک پُر اثر خطاب اور اللہ تعالیٰ کے حضور خاص دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ تقریب کا آغاز بھی خدا کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا۔ جو تلاوت سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کرائی۔ پھر تلاوت قرآن کریم اور سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فارسی نظم خوش الحانی سے پڑھے جانے کے بعد سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا۔

مکرم و محترم حضرت میاں صاحب، بزرگان کرام، برادران عزیز۔ (آپ سب پر سلامتی ہو، اور اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں) آج ہم جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کی تقریب کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ عام طور پر ایسے مواقع پر ادارے کی مختصر تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ لیکن یہ ادارہ اتنا معروف ہے کہ اس کی تاریخ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اگر تعارف کروانا ہی ہو تو صرف اتنا کہنا ہی کافی ہو گا کہ یہ ادارہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے قائم فرمایا تھا۔

اور یہ تکمیل کا کام ایسے آدمیوں کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا جو مرکز سے علم دین سیکھ کر باہر جائیں اور پیاسی دنیا کو سیراب کریں۔ یہ ادارہ ۵۹ سال سے یہ خدمت بجا لا رہا ہے۔ اور سینکڑوں طلباء فارغ التحصیل ہو کر دین حق کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس ادارے پر مختلف دَور رہے ہیں۔ ایک وہ نہائت نازک دَور جب بعض لوگ اسکے پیچھے تو ڑنے ہی کے درپے تھے۔ اس وقت ایک ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے اسے برباد ہونے سے بچانے کی توفیق عطا فرمائی جو اس وقت ہماری اس تقریب میں شمولیت نہیں فرما سکا۔ حضرت امام جماعت (الثانی) نے کبھی کسی اور ادارے کی تقریبات میں اتنی مرتبہ شمولیّت نہیں فرمائی جتنی مرتبہ جامعہ احمدیہ کو یہ شرف بخشا۔ اور آج حضور کا یہاں شمولیت نہ فرمانا میرے دل میں بلکہ ہم سب کے دل میں درد کی ایک ٹیس پیدا کرتا ہے۔ پھر تقسیم ملک کے بعد ایک اور نازک دَور اس ادارے پر آیا لیکن وہ بھی حضرت امام جماعت (الثانی) کی علوّ ہمتی اور حسنِ تدبیر سے گزر گیا اور یہ ادارہ پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔ پس مَیں سمجھتا ہوں کہ اس ادارے کی بڑی عظمت و قدر ہے کہ یہ ایک نازک پودے کی طرح خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک ہاتھوں سے لگایا گیا اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت فضل عمرؓ کے ہاتھوں اس نے دو بارہ بلکہ سہ بارہ زندگی پائی) یہ یقیناً اس بات کی علامت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اس کو زندہ رکھنا چاہتا ہے اور ہر نازک دَور پر گویا آگے بڑھ کر اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ افسوس ہے تقسیم ملک کے بعد اس ادارے کو صحیح عمارت حاصل نہیں تھی۔ اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ایسی عمارت نصیب ہو گئی ہے جو اپنے برابر کے اداروں سے کسی طرح بھی کم نہیں اور آج ہم اس عمارت کے افتتاح کی تقریب کے لئے یہاں جمع ہیں۔ مَیں اس وقت یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے) احباب جماعت نے اس طرف بہت توجہ کی ہے اور انہی کے گرانقدر عطیہ جات سے یہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے لیکن اس عمارت کی اوپر کی منزل ابھی باقی ہے اور اسی طرح اس کی چار دیواری اور کھیل کے میدانوں کی تکمیل فوری توجہ کی محتاج ہے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ ان کاموں کے لئے جلد ضروری سامان مہیا فرما دے گا۔ ایک اور ضروری امر کے متعلق بھی بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ میرے بہت سے واجب الاحترام بزرگوں نے اس عمارت کو دیکھ کر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مبارکباد دی۔ لیکن ساتھ ہی اس طرف بھی توجہ دلائی کہ دیکھو میاں! یہ قشر ہے اصل چیز نہیں۔ اصل چیز تو تعلیم، تربیت اور روحانیت ہے۔ اس بات کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس اور بہت سے بھائیوں کے دل میں بھی ہے بلکہ خود مجھے بھی اس کا شدت سے احساس ہے اور اپنے عزیز طلباء کی خدمت میں بھی بار بار عرض کیا ہے کہ عمدہ عمارت یا تعلیم میں سہولتیں حاصل ہونا اصل چیز نہیں۔ اصل مقصود وہ علم اور وہ روحانیت اور وہ ہنر ہے جو آپ یہاں سے سیکھ کر جاتے ہیں اور جس کے ذریعے آپ نے دین حق پھیلانا ہے۔ عمارت چاہے مٹی کی ہو یا چاہے ہیروں کی، یہاں ہی رہ جائے گی۔ اصل چیز وہ ہنر ہی ہوگا جو آپ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ اور غور طلب بات یہ ہے کہ کیا قشر محض فضول چیز ہے یا اس کی بھی کوئی قیمت ہے۔ انسانی گوشت پوست، ہڈیاں، شریانیں، تمام اعضائے رئیسہ اگر کھال کے اندر محفوظ نہ کر دیئے گئے ہوتے تو انسانی زندگی کا بقاء ممکن نہ تھا۔ تمام مائعات، شیریں شہد اور شیریں دودھ اپنے برتن کے بغیر ناقابل استعمال ہیں۔ قدرت کی ہر پیداوار کو دیکھ لیجئے قشر پر بھی اتنا ہی زور ہے۔ جتنے بھی عمدہ پھل ہم کھاتے ہیں اور ان سے لطف اٹھاتے ہیں۔ سب چھلکے کے اندر بند محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ کیلے کا چھلکا کتنی حقیر اور ذلیل چیز ہے۔ لیکن ذرا کیلے کو بغیر چھلکے کے تصور میں تو لائیے کیا وہ ذرہ بھر بھی قابل التفات ہوگا۔ ثمر بہشت آم چھیل کر رکھ دیں چند منٹ میں اس سے گھن آنے لگے گی۔ خشک میوے بادام اور اخروٹ وغیرہ کا اصل حصہ یقیناً گو مغز ہے جو اندر ہوتا ہے اور دماغ کو تقویت بخشتا ہے لیکن یہ سخت اور مضبوط خول میں نہ ہوں تو کبھی ایک لمبا عرصہ محفوظ نہیں رہ سکتے، لیکن قانون قدرت کا مطالعہ کرنے والا کبھی قشر کی افادیت اور ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا۔

آئیے ذرا تاریخ کے صفحات پر نظر دوڑائیے۔ عیسائیت کا مغز اور روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے ظہور کے ساتھ ہی ختم ہو چکی تھی، اور اس کا مغز خشک بے جان اور سیاہ ہو کر بے فائدہ اور بے مزہ ہو گیا تھا لیکن وہ کیا چیز ہے جس نے عیسائیت کو اب تک قائم رکھا ہوا ہے اور وہ دنیا کے ایک بڑے حصے پر قابض ہے۔ وہ یہی قشر ہی تو ہے، آج ایک جھوٹا مذہب جس کی روحانیت ختم ہو گئی، جس کی چھاتیاں سوکھ گئیں، جو ایک لمبا زمانہ گزرا اپنے عرصۂ حیات کو ختم کر کے گویا ایک سو سالہ سوکھی اور چم رُخ بڑھیا کی لاش کی طرح ہو گیا ہے صرف اپنے قشر کی بدولت دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ پس جہاں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور بشدت اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ اصل چیز روحانیت ہے اور اصل چیز علم ہے وہاں ایک ضروری حد تک قشر کی طرف توجہ دینی بھی لازمی ہے۔ ہر زمانے میں اس قسم کے قشر کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ چھلکے کا مقصد اصل چیز کی حفاظت ہوتا ہے۔ جس قسم کے حوادث اس چیز پر وارد ہوتے ہیں اس کے مطابق چھلکا بھی بدل جاتا ہے۔ ہر پھل ہر قسم کی آب وہوا میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ کوئی زیادہ گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ کوئی سردی اور کہر میں مر جاتا ہے۔ کوئی خشک آب وہوا چاہتا ہے اور کوئی مرطوب۔ اور اسی آب وہوا کے تغیر کے ساتھ اس پھل کا چھلکا بھی بدل جاتا ہے۔ یہی حال دنیا میں تمام چیزوں کا ہے۔ زمانے کے ساتھ ضرورت، کیفیت اور ہیئت بھی بدلتی جاتی ہے۔ آج ململ کی قمیص کا تصور جسم میں کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ پس جس طرح ہم رسم کے مطابق کپڑے بدل لیتے ہیں، اسی طرح زمانے کے تغیر کے ساتھ ساتھ اداروں کی ہیئت کی تبدیلی کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس عمارت کے ایک بڑے حصے کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔ اس وقت دنیا آپ کی قوم سے مربیان کا مطالبہ بڑے زور سے کر رہی ہے۔ وکالت تبشیر پریشان ہے کہ مربی کہاں سے پیدا کرے۔ اس لئے آپ احباب جماعت کا اوّلین فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ اپنے بچے اور قابل بچے اس ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ علاوہ ازیں اس ادارے کو ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم کر دینا ضروری ہے کہ قیامت تک مربی کے تیار کرنے کے دار العلوم کے طور پر قائم رہے۔ یہ ادارہ اپنی وقعت وعظمت کے لحاظ سے آپ سب کی اوّلین توجہ کا حقدار ہے۔ ہمارے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو امانت سمجھ کر اپنے بچوں سے زیادہ ان کے لئے وقت دیں اور ان کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھیں اور اپنا خون پسینہ ایک کر کے ان کو ایسے مقام پر پہنچا دیں کہ ان میں سے ہر ایک آسمان احمدیت کا ستارہ بن کر چمکے۔ یہی ہماری سب سے بڑی خواہش ہے۔ اپنے عزیز طلباء سے میں اس وقت صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم اس قلاش اور مفلس کی طرح نہ بننا جس کے نہ تو گھر میں مال ہے اور نہ اس کی ظاہری حالت شرفاء کی سی ہے۔ اور نہ اس بنئے کی مانند ہونا کہ جس کے گھر میں اشرفیوں کے توڑے بھرے رکھے ہیں۔ لیکن اس کے جسم پر ایک میلا کچیلا چیتھڑا ہے بلکہ تم اس عطر فروش کی طرح بننا جس کے گودام بھی قیمتی عطر کے مشکوں سے بھرے ہیں اور اس کی دکان سے بھی خوشبو کی لپٹیں اٹھ اٹھ کر سارے ماحول کو مہکا رہی ہیں۔ ......... ان چند کلمات کے ساتھ میں حضرت میاں صاحب آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کا اعلان فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا صحیح مقصد کبھی ہمارے سامنے سے اوجھل نہ ہونے دے اور اس ادارے کا معیار اپنے عظیم مقصد کی روشنی میں نہایت اعلیٰ درجے تک بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہر نازک دور میں اس کا خود ممد ومعاون ہو اور یہاں سے تعلیم پانے والے دین حق کا جھنڈا بلند کئے رہیں۔

خاکسار سید داؤد احمد

(سیرت داؤد)

## شذرات

نون۔ سین

# روچسٹر میں بیت الذکر کا افتتاح

روچسٹر کے اخبار ٹائمز یونین کے نمائندہ ڈولورس اورمان (DDLORES DRMAN) نے اس اخبار کی ۲۰ جون ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں کہا کہ ایک کروڑ افراد کی احمدیہ جماعت کے سربراہ کل روچسٹر میں تشریف لائے تاکہ یہاں کی جماعت کی عبادت گاہ کا افتتاح کیا جا سکے۔ حضرت مرزا طاہر احمد جن کی عمر ۶۱ سال ہے نے اپنے پیروؤں سے خطاب کرتے ہوئے جن میں اخباروں کے نمائندے بھی شامل تھے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ موضوعات آیت اللہ خمینی سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت تک پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کی بات سننے والے لوگوں کی تعداد تقریباً ایک سو تھی، اور آپ ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ خطاب فرماتے رہے۔ اس عرصے میں سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔ یہ خطاب اور گفتگو مرچنٹس روڈ پر مکان نمبر ۵۶۴ میں ہوئی۔

یہاں گذشتہ ۱۲ سال سے احمدیہ جماعت کے دس خاندان آپس میں ایک پرائیویٹ مکان میں ملتے رہے ہیں۔ یہ ایک مقامی احمدی طارق چوہدری صاحب نے اورمان کو بتایا۔ ڈاکٹر نصیر طاہر نے کہا کہ ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ کہ حضور یہاں تشریف لائے ہیں۔ ڈاکٹر نصیر طاہر اس مقام کے احمدیوں کے صدر ہیں۔

احمدیہ رہنما نے کہا کہ خمینی جو ایک شیعہ رہنما تھے، نے مذہب کے نام پر دھبہ لگایا ہے۔ ان کے ساتھ مناسب رویہ ہمدردی ہی ہو سکتا ہے۔ وہ ایک فطرت کی کمزوری کا اظہار تھے۔ انہوں نے اپنے مذہب کو نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ ان کے رویے سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ رواداری نام کو نہیں ہے۔ اور تسلّط جمانے کی آرزو آگے بڑھی ہوئی ہے۔ جہاں تک ایران اور عراق کی جنگ کا تعلق ہے جسے خمینی نے جہاد کا نام دیا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ ایک اجتماعی خودکشی کے مترادف ہے۔ اگرچہ خمینی نے امریکہ کو اپنا ایک بہت بڑا دشمن قرار دیا تھا۔ انہوں نے امریکہ کی اس بات میں مدد کی کہ دائیں بازو کے انقلاب کی وجہ سے کمیونسٹ ایران پر قبضہ نہیں کر سکے۔ ہم اس قسم کی جنگ کے قائل نہیں ہیں۔ جس میں مادی اسلحہ استعمال کرنا پڑے۔ حضرت مرزا طاہر احمد جن کے پیروکار ۱۲۰ ملکوں میں موجود ہیں، نے یہ ساری باتیں کھل کر کہیں یہ بات خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے۔ اصل میں محبت کی جنگ اور لوگوں کو قائل کرنے کی منطق صحیح قسم کی جنگ ہے جو لڑی جانی چاہیئے انہوں نے سلمان رشدی کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس شخص نے نہایت گندی زبان استعمال کر کے اسلام کی نہایت مقدس اور اہم شخصیات کا ذکر کیا ہے، حالانکہ یہ وہ شخصیات ہیں۔ خاص طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں کروڑہا کروڑ آدمی محبت اور عزت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ آپ کا روچسٹر میں قیام اس چھ ہفتے کے دورے کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکّر کے سلسلے میں آپ کر رہے ہیں۔ آپ امریکہ کی ۴۱ ویں کنونشن میں بھی شرکت کریں گے۔

ریورنڈ انتھونی پی۔ موگاویرو جو کہ علاقائی وِکر (VICAR) ہیں اور تھیوڈور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتے ہیں، کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق گفتگو کی۔ حضور نے احمدی عقیدے کی وضاحت فرمائی۔ جب موگاویرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مقامی احمدیوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہایت اچھے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے اور لوگوں سے محبت کا اظہار کرنے والے۔ اگرچہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضور کے خیالات سے تو اتفاق نہیں کیا لیکن انہوں نے یہ کہا کہ مَیں اس بات میں آپ سے انتہائی طور پر متفق ہوں کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک دوسرے سے رواداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب عارضی طور پر ۱۹۸۴ء سے لندن میں قیام پذیر ہیں۔ دراصل انہیں پاکستان سے مجبوراً لندن آنا پڑا تھا۔ پاکستان میں احمدیہ جماعت کا عالمگیر مرکز ہے۔ لیکن وہاں پر ان کے خلاف جو تشدد روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کو اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی نقصان نہیں اٹھایا۔ اگرچہ ہمیں تکلیف ضرور ہے۔

**نوٹ:**
اس سے قبل ایک رپورٹ میں روچیسٹر کی بجائے مانچسٹر کا لفظ لکھا گیا تھا قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

# احتجاج

گذشتہ بدھ کے روز پاکستان اور دیگر متعدد اسلامی ملکوں نے اس بات پر احتجاج کیا کہ پوپ کے نمائندے آرچ بشپ رینالڈو مارٹینو نے جو یو۔این میں ابزرور کے طور پر موجود تھے نسلی امتیاز کے سلسلے میں بحث کے دوران کہا کہ بعض ایسی سوسائٹیاں ہیں کہ وہ مذہبی قانون کو جیسا کہ مسلم شریعہ تمام شہریوں پر لاگو کر دیتے ہیں باوجود اس کے کہ بعض لوگوں کا مذہب ان سے مختلف ہوتا ہے۔ متعدد مسلم ممالک کے نمائندوں نے اپنا حق جواب استعمال کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ آرچ بشپ نے اسلام کے متعلق ایسے ریمارک دیئے ہیں جن سے اس مذہب کو نسل پرست کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور رینالڈو مارٹینو سے کہا گیا کہ وہ مذہب کی تعلیم کا مطالعہ کریں، ان ممالک کی تقاریر کے جواب میں جان میوٹگ MUTIG جو متبادل آبزرور تھے نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ صورت حال کو واضح کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا مذہب اسلام کی عزت کرتا ہے۔ اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جو کچھ آرچ بشپ کی تقریر سے سمجھا گیا تھا وہ دراصل درست نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ آرچ بشپ کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ اسلامی ممالک نسل پرست ہیں یا یہ کہ وہ اپنے مذہبی قانون دوسروں پر بھی لاگو کر دیتے ہیں۔

اس سے پہلے سعودی عرب کے نمائندے خالد السعود نے O.I.C کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسلام کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر زندگی گزاریں۔ انہوں نے آرچ بشپ مارٹینو سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اسلامی تعلیم کا مزید مطالعہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نسل پرستی کے خلاف ہے۔ اور مسلمان ممالک غیر مسلم لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

پاکستانی نمائندے انیسہ زیب نے اپنا حق جواب استعمال کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ جب دنیا کے تمام طبقے ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے خلیجوں کو پاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں اس وقت کیتھولک مذہب کے نمائندے نے ایسا بیان دیا ہے جس سے آپس میں اختلاف اور انشقاق بڑھ سکتا ہے۔ مس زیب نے کہا کہ جس غیر رواداری کا ذکر کیا گیا ہے وہ بالکل اصل موضوع سے باہر ہے اور اس کی ہرگز ضرورت نہیں تھی۔ اور اس سے کمیٹی کی فضا میں تکدر پیدا ہوا ہے۔ اسلامی ممالک میں شریعت کے قوانین غیر مسلموں پر کسی صورت میں بھی لاگو نہیں کئے جاتے۔ اقلیتوں کے حقوق کی شریعت کے مطابق خاصی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور وہ اکثر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مس زیب نے آرچ بشپ موصوف سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے بیان دینے سے گریز کریں جو لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا ہم نے تاریخ بھی خوب پڑھی ہوئی ہے اور بہتر یہی ہے کہ ان باتوں کو لوگوں پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ تاریخ میں کون سا مذہب دوسرے مذاہب کے عقائد سے غیر رواداری کے ساتھ پیش آتا رہا ہے۔ کویت اور عراق کے نمائندوں نے بھی آرچ بشپ مارٹینو سے اسی قسم کے مطالبے کئے۔

# ٹریسٹ کی باتیں

عظیم قدوائی جو آج کل ٹریسٹ اٹلی میں مقیم ہیں عام طور پر ڈان میں شائع ہونے والے اپنے خطوط کے ذریعے پاکستانیوں کو ٹریسٹ کی سائنسی دنیا اور عمومی زندگی کے حالات سے واقفیت بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے لکھا ہے کہ پاکستان میں جب کوئی خاص اور اہم کام کرنے کے لئے نہیں ہوتا تھا تو ہم ساری شام ٹی۔وی کے ہی سامنے بیٹھ کر گزار دیتے تھے۔ لیکن یہاں ٹریسٹ میں صبح آدھ گھنٹے کے ٹی۔وی پروگرام کے علاوہ باقی دن رات کے ۲۳½ گھنٹوں میں ہمارے لئے کوئی ٹی وی پروگرام نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں کے ٹی۔وی پر انگریزی زبان میں پروگرام نہیں دکھائے جاتے۔ یہاں پر یوگوسلاویہ کے دو ٹی۔وی سٹیشنوں کے جو پروگرام دیکھے جاتے ہیں وہ زیادہ تر انکی اپنی زبان میں ہوتے ہیں۔ یوگوسلاویہ یہاں سے صرف ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

یہ جو آدھ گھنٹے کا ٹی۔وی پروگرام ہمیں دیکھنے کو میسر آتا ہے یہ دراصل سی۔این۔این (C.N.N) یعنی کیبل نیوز نیٹ ورک کا ہے جو امریکہ سے دکھایا جاتا ہے اور جس کا ہیڈ کوارٹر اٹلانٹا میں ہے۔ دنیا بھر کی خبروں کے انتخاب پر مشتمل ہوتا ہے اور ہم اسے سٹلائٹ کے ذریعے اٹلی کے ٹی۔وی سٹیشن پر جس کا نام "ٹیلی فری اولی" TELE FRIULI ہے دیکھتے ہیں۔ اور یہ پروگرام ٹی۔وی سٹیشن پر اس لئے دکھایا جاتا ہے کہ اس وقت ان کا اپنا کوئی اطالوی پروگرام نہیں ہوتا۔ امریکہ میں تو یہ پروگرام شام کے وقت ہوتا ہے لیکن جب امریکہ میں شام ہوتی ہے اس وقت اٹلی میں صبح کا وقت ہوتا ہے اس لئے ہم اسے صبح کے وقت دیکھتے ہیں اور یہ صبح کے سات بجے کا وقت ہوتا ہے یہی وہ وقت ہے جب ہم بستر سے اٹھ کر گرم گرم چائے کی پیالی ہاتھ میں لے کر دن کا آغاز کرتے ہیں۔ بات تو عجیب سی لگے گی لیکن ہے یہ واقعہ کہ سی این این کی خبریں ہی ہمارے لئے غنیمت ہیں اگرچہ اس بلیٹن میں زیادہ تر امریکہ کے متعلق خبریں ہوتی ہیں۔ وہاں کے اشاعت کے ادارے اے۔بی۔سی، سی۔بی۔ایس اور این۔بی۔سی، تو عام طور پر جانے پہچانے ادارے ہیں۔ اور یہ بہت بڑے بڑے ادارے ہیں۔ ان کے مقابلے میں سی۔این۔این کو چوزہ سمجھا جاتا ہے، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ صبح کے وقت دروازے میں ڈان بھی نہیں ہوتا کہ اسی سے خبریں پڑھ لی جائیں۔ صرف سی۔این این کا نشریہ ہمیں خبروں سے باخبر رکھتا ہے، ٹائمز اور نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون بھی یہاں پہنچتے پہنچتے ۲۴ گھنٹے پرانے ہو جاتے ہیں اور ٹریسٹ میں کوئی انگریزی زبان کا اخبار شائع نہیں ہوتا۔ اس لئے عظیم قدوائی صاحب کہتے ہیں کہ ہم مسٹر ٹرنر کی براڈکاسٹنگ کی سلطنت یعنی سی۔این۔این کے ممنون ہیں کہ ہر روز صبح کے وقت بٹن دبایا اور خبریں سُن لیں، چونکہ ان خبروں کے ساتھ تصاویر بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ٹی۔وی میں ہوتا ہے یہ ہمارے لئے اور بھی تسلی کا سامان مہیا کرتی ہیں اور یہ تصویریں آدھی دنیا دور سے "آسمانی" ٹیلیوژن کے ذریعے ہمارے پاس پہنچتی ہیں۔ بی۔بی۔سی (ریڈیو) یہاں بہت کم سُنا جاتا ہے شارٹ ویو پر بھی سُننا تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے کہ اس کے اردگرد اتنے بڑے بڑے ریڈیو سٹیشن ہیں اور پھر اٹلی کا ریڈیو سٹیشن بھی ہے۔ یہ سب بی۔بی۔سی کی آواز میں حارج ہوتے ہیں، کوئی پاکستانی اور بھارتی ریڈیو کا تو تصوّر ہی نہیں کر سکتا، کچھ عرصہ ہُوا جرمنی نے اس قسم کی نشریات میں قدم آگے بڑھانا شروع کیا تھا اور اب برطانیہ بھی اسی راہ پر چل رہا ہے۔ مسٹر ریوپرٹ مرڈخ RUPERT MURDOCH جو عالمی ذرائع ابلاغ کی ایک بہت بڑی سلطنت کے مالک ہیں، جن میں ٹائمز آف لندن بھی شامل ہے نے ۴ ٹی وی چینل سٹلائٹ کے ذریعے شروع کئے ہیں۔ یہ زیادہ تر برطانوی گھروں کے لئے ہیں یا کسی حد تک یورپ کے لئے بھی۔ ان کے لئے انٹینا کے ساتھ ایک گول پلیٹ لگانے کی ضرورت ہے اور کسی مقامی ٹی وی سٹیشن کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ بلاواسطہ ٹیلیوژن کی نشریات کا خیال تو آج سے تقریباً ۲ سال پہلے آیا تھا۔ لیکن عملی رنگ میں یہ حال ہی میں متعارف کروایا گیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ ایک وسیع علاقے تک پہنچا جا سکتا ہے اور کسی زمینی بوسٹر کی ضرورت نہیں جو عام طور پر ۶۰ سے ۷۰ کلومیٹر دور تک لگانے پڑتے ہیں۔ جہاں تک سٹلائٹ کا تعلق ہے یہ ۳۶۰۰۰ کلومیٹر کی بلندی پر دنیا کے ۱/۳ حصے پر اثرانداز ہو سکتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ۳ سٹلائٹ لگائے جائیں تو وہ ساری دنیا کے کام آ سکتے ہیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ سٹلائٹ کو کسی خاص مقام کی طرف زیادہ متوجہ کیا جاتا ہے تاکہ نتائج زیادہ بہتر برآمد ہوں۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے ٹارچ لائٹ کی۔ جہاں تک پاکستان جیسے درمیانے رقبے کے ملک کا تعلق ہے وہاں ایک سٹلائٹ سے کام چلایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس کے ہمسایہ ملکوں میں بھی اس کا اثر ہو سکتا ہے۔

امریکہ میں اوسطاً تیس گھنٹے ہر ہفتہ ٹی۔وی کے پروگرام دیکھے جاتے ہیں۔ برطانیہ

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لجنہ کالم

## بچوں کی تربیت

الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء کے مطابق حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

"بعض لوگ بچوں کو چڑاتے ہیں۔ ان کے سامنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ماروں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ بھی وہی شکل بنا کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے۔ "ماروں"، بعض احمق بچوں کو پیار سے گالیاں دیتے ہیں۔ بچے بھی آگے اسی طرح گالیاں دینے لگتے ہیں۔ بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو ان کے بچے بھی ہمیشہ منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں اس کے برخلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں ان کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے۔ ماؤں کو چاہیئے کہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کی نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں ہمیشہ کے لئے ان کے اخلاق درست ہو جائیں"

الفضل ۱۔ ستمبر ۱۹۱۳ء کے مطابق حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

"بے دین اور دین سے وہی بچہ متنفر ہو گا (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) جس کے والدین اس کے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر نماز نہیں پڑھتی۔ نماز کے اوقات کا احترام ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے گا۔ جس بچے کے ماں باپ نمازی ہوں۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ وہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے اسی طرح نماز کے وقت پر نماز کی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں آخر کام آتی ہے۔ اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے۔ کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جب کوئی چیز آئے تو ماں بچے کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے جو ہمیں رزق دیتا ہے۔ ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے ہمیں چاہیئے کہ اس کا شکریہ ادا کریں بچہ کھانے پینے بیٹھے تو ماں باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہے کہ یہ کھانا کتنی محنت اور کس قدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے۔ حالانکہ تجھے کچھ بھی محنت کرنی نہیں پڑی یہ سب اس پاک مولا کا احسان ہے۔ جس نے اول ان چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ایسے اسباب مہیا کیئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہو اور اب وہی پاک ذات ہے جو تیرے لئے اسے نافع بنائے۔ اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچوں کو سوتے وقت چاند تارے آسمان دن کو دوسرے نظارہ ہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلا سکتی ہیں"

## بچے اور خدا پرستی

الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء کے مطابق حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے منھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بے سرو پا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب ( ــ ) کہتا ہے یا کرتا ہے۔ اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پروا نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے۔ لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا۔ اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا۔ برے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔

# آپ کا خط ملا

## جشن کی تفصیل

خاکسار نے آپ کی خدمت میں ممباسہ سے شائع ہونے والے ہفتہ وار "کوسٹ ویک" کا تراشہ بھجوایا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں نیروبی کے ایک وسیع ہال میں نمائش منعقد ہوئی جو ۱۳ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک جاری رہی۔ یہ نمائش محض خدا کے خاص فضل سے بہت کامیاب ثابت رہی۔ اس نمائش کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ ہم نے ملکی اور غیر ملکی شخصیات کو بطور مہمانِ خصوصی دعوت دی چنانچہ ہماری دعوت پر یہاں کے سب سے سینئر منسٹر صاحب تشریف لائے۔ اسی طرح یہاں کی حکمران پارٹی کانو کی نیروبی برانچ کے چیئرمین جو اپنے علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں، بھی تشریف لائے۔ علاوہ ازیں پرتگال کے ایمبیسیڈر اور تنزانیہ کے ہائی کمشنر بھی تشریف لائے۔ ان سب معززین نے ہماری نمائش دیکھی اور بہت متاثر ہوئے اور اپنی تقاریر میں جو انہوں نے نمائش میں کیں، اپنے ان تاثرات کا اظہار کیا۔

مکرم PAUL NGEI صاحب جو سب سے سینئر منسٹر ہیں، ۱۹ ستمبر کو تشریف لائے۔ اسی شام ریڈیو پر دس منٹ کے پروگرام میں ہماری نمائش کا ذکر کیا گیا جس کے ابتداء میں خاکسار کی تلاوت کا ایک حصّہ بھی دیا گیا جو خاکسار نے منسٹر صاحب کی تقریر سے قبل کی اور پھر منسٹر صاحب کی تقریر دی گئی اور نمائش پر کچھ تبصرہ بھی دیا گیا۔ نیز ہمارے نوجوان عزیز اظہر بھٹی صاحب کا انٹرویو بزبان سواحیلی بھی نشر ہوا۔ اس سے ایک دو دن قبل ان کے والد صاحب مکرم مظفر بھٹی صاحب کا انٹرویو بھی اسی سلسلے میں ریڈیو پر نشر ہوا۔ اگلے روز یعنی ۲۰ ستمبر کو یہاں کے چار اخبارات (۲ انگریزی اور ۲ سواحیلی) نے ہماری نمائش کی خبر مع تصاویر شائع کی۔ ۲۲ ستمبر کی شام ساڑھے سات بجے اور ساڑھے نو بجے کی خبروں میں ٹی وی پر نمائش کا وہ منظر پیش کیا گیا جس میں منسٹر صاحب نمائش دیکھ رہے ہیں، قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی فوٹو بھی دکھائی گئی ـــ

مورخہ ۲۱ ستمبر کو حسب پروگرام کانو چیئرمین اور ممبر آف پارلیمنٹ مکرم AR. MUNGAI صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے بھی تقریر کی۔ جو اگلے روز سٹینڈرڈ کے اخبار میں شائع ہوئی۔ کینیا ٹائمز نے تصویر شائع کی۔

نمائش کی خبر حضور انور کی بہت بڑی تصویر کے ساتھ نیروبی سے شائع ہونے والے ایک لوکل اخبار "WEST LANDS WEEKLY" میں بھی شائع ہوئی۔ اس نے بڑی تفصیلی خبر بھی دی ـــ نمائش کے سلسلہ میں ایک نمایاں اور تاریخی چیز یہ ہوئی کہ نمائش کے لئے جو اشتہار ہم نے ٹی۔وی پر دیا اس میں LOGO کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصویر بھی دی تھی۔ چنانچہ یہ اشتہار دو دفعہ مع خبر کے ٹی وی پر نشر ہوا اور اس طرح دو بار یہاں کے ٹی وی پر سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی تصویر دکھائی گئی۔

نمائش کی پبلسٹی کے سلسلہ میں سٹینڈرڈ میں بھی اشتہار شائع ہوا۔ اس طرح ۱۰۰ بڑے بڑے پوسٹرز طبع کرا کر مختلف مقامات پر چسپاں کئے گئے۔ علاوہ ازیں شہر کے تین بڑے چوراہوں پر بڑے بڑے تین بینرز لٹکائے گئے جو دو ہفتے لٹکے رہے۔

آخر پر دعا کی درخواست ہے ـــ تمام رفقائے کار کو سلام ـــ ہاں یہاں کے اخبارات کے بعض تراشے بھی ارسال ہیں۔

بشیر احمد اختر۔ نیروبی

---

مکرم فضل دین سمبڑیالوی لکھتے ہیں۔

بندہ پڑھائی میں بہت ہی کند ذہن تھا۔ اور سبق یاد نہ رہنے۔ کتابیں گم ہو جانے یا بھول جانے کا عادی تھا۔ کیونکہ سکول میں ماسٹروں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریں اور گھر میں والدین کی ڈانٹ ڈپٹ کا ہمیشہ شکار رہتا تھا۔ میرے والد صاحب نے میری سکول کی کتابوں کے نام اپنے پاس نوٹ کر لئے ہوئے تھے اور دس پندرہ دن بعد اُن کی چیکنگ کیا کرتے تھے اور کتاب کم ہو جانے کی صورت میں اچھی طرح گوشمالی ہوتی تھی۔

ایک دفعہ میری ساتویں جماعت کی انگریزی کی کتاب یا پولر انگلش کمپوزیشن مجھ سے گم ہو گئی۔ جو کہ سب کتابوں سے قیمتی کتاب تھی۔ ایک دن تلاش کیا کتاب نہ ملی۔ دوسرے دن تلاش کیا مگر پھر بھی نہ ملی۔ حتیٰ کہ چھ دن گزر گئے دل بہت پریشان تھا کہ والد صاحب نے کتابوں کی چیکنگ کی تو بہت مار پڑے گی۔ بہت زیادہ پریشان تھا۔ میرے محترم والد صاحب کی مجھ کو نصیحت تھی۔ کہ جو کچھ بھی مانگنا ہو خدا تعالےٰ سے مانگیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تسمہ گم ہو گیا تو خدا تعالےٰ سے انہوں نے مانگا تھا۔ مَیں نے کہا کہ کیوں نہ مَیں اپنی کتاب آج خدا تعالیٰ سے مانگوں۔ جیٹھ اساڑ کا مہینہ تھا۔ سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ مَیں نے وضو کیا اور اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر سجدہ میں دعا مانگنے کا ارادہ کیا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اگر والد محترم اوپر آ گئے یا والدہ محترمہ اوپر آ گئیں اور مجھے اس حالت میں دیکھا تو وہ پوچھیں گے کہ ایسا کیوں کر رہے ہو تو کتاب کے گم ہو جانے کا بتانا پڑے گا۔ اس لئے وہ جگہ مناسب نہ سمجھی اور ساتھ میں ایک حجام کا مکان تھا جس کی اوپر والی منزل بن رہی تھی اور دوپہر کا وقت تھا۔ بڑھئی اوپر والی منزل میں الماریاں بنا رہا تھا۔ اور وہ اس وقت گھر کھانا کھانے گیا ہوا تھا اس جگہ کو مناسب سمجھ کر مَیں وہاں چلا گیا۔ اور مکان کی چھت پر سجدہ میں گر گیا۔ ہاتھ میرے جلتے تھے۔ ماتھا میرا جلتا تھا۔ دھوپ میں خوب رو رو کر خدا سے اپنی کتاب مانگتا تھا۔ پسینہ میں شرابور تھا۔ لیکن یک لخت تمام میرا غم کافور ہو گیا۔ اور ایک روحانی خوشی ایسی محسوس ہوئی جس کو مَیں قلم بند نہیں کر سکتا۔ سجدے سے سر اٹھایا ابھی دائیں طرف سلام پھیرا تھا۔ کہ وہ بڑھئی کھانا کھا کر آ گیا اور مجھے پکار کر کہا کہ بھئی آج سے چھ سات دن پہلے کوئی بچہ اپنی انگریزی کی کتاب یہاں چھوڑ گیا تھا۔ تو اسی وقت مجھے خیال آیا کہ مَیں ہی وہ کتاب پڑھتا پڑھتا یہاں بھول گیا تھا۔ اور اس کتاب کو پا کر مَیں خدا تعالےٰ کا شکر بجا لایا کہ اے مولا کریم تو نے میری دعا سُن لی اور میری کتاب مجھے دے دی۔ میری نصیحت ہے کہ کوئی بھی غم ہو کیسی ہی تکلیف ہو اُس خدا تعالےٰ کا دروازہ کھٹکھٹاؤ، وہ ضرور سُنے گا۔

مکرم ملک محمود احمد ناصر، الرقیم پریس

---

اسلام آباد، برطانیہ لکھتے ہیں۔

آجکل ہمارے کمپیوٹر سیکشن کے اوقات صبح ۹ بجے سے رات ۹ بجے تک ہیں۔ دوپہر کو ایک گھنٹہ کا وقفہ ہوتا ہے۔ جمعہ کے روز تعطیل ہوتی ہے۔ کبھی کبھی چھٹی والے دن اور رات کو بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے خط و کتابت کیلئے عام طور پر آسانی سے وقت نہیں نکل سکتا۔ جون میں والی بال کھیلتے ہوئے میری کلائی میں فریکچر ہو گیا تھا۔ آخریں ہے کمپیوٹر پر کہ ایک دن بھی رخصت کی ضرورت نہیں پڑی اور سوائے ذاتی کاموں کے کوئی خاص مشکل (دفتری طور پر) پیش نہیں آئی۔

یہاں کا پریس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ ہے اور دیکھنے والوں کو جب ہم تفصیل سے بتاتے ہیں تو وہ بہت حیرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ "طوالو" فجی کے قریب چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کی زبان بھی "طوالو" ہے۔ مجھے یہ سعادت خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوئی ہے کہ اس زبان میں قرآنِ کریم کی تقریباً تمام TYPE SETTING مَیں نے کی ہے اور اندازے سے بھی کم وقت میں۔ الفضل کے کسی شمارے میں طوالو کے بارے میں مضمون پڑھا تھا۔ اسی لئے یہ یاد آ گیا۔ طوالو سے PROOF کی ریڈنگ کیلئے تشریف لانے والے بزرگ بہت خوش ہوئے تھے کہ غلطیاں (غیر زبان ہونے کے باوجود) نہ ہونے کے برابر ہیں۔

الفضل ہمیں کبھی کبھی ملتا ہے اور جب ملتا ہے تو خوب جی بھر کر پڑھتے ہیں۔ برادرم انور سیفی صاحب اور اظہر سیفی صاحب جولائی میں دفتر عمل پر تشریف لائے تھے پھر جلسہ پر ملاقات ہوئی۔ آپ کی خیریت معلوم ہوتی رہی۔ مانچسٹر کے دیگر دوست بھی کبھی تشریف لاتے ہیں تو سب کی خیریت کا علم ہوتا ہے۔ یہاں آ کر تو باوجود خواہش کے لکھنے لکھانے کا موقع نہیں ملتا۔ جب کبھی الفضل میں کوئی ایسا مضمون نظر سے گزرتا ہے جس کے بارے میں مزید بہت کچھ لکھا جا سکتا ہو تو یہ خواہش کچھ دیر کیلئے شدید ہو جاتی ہے۔ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ خلافت لائبریری واقعی بہت شاندار لائبریری ہے۔ ربوہ کے احمدی نوجوان اگر روزانہ مطالعہ کی عادت اپنا لیں تو پھر ہی اس لائبریری کا ایک بہت بڑا مقصد پورا ہو گا۔ کیونکہ یورپ میں آ کر یہ احساس شدت سے ہوتا ہے کہ علمی اور عملی لحاظ سے یہ اقوام تیسری دنیا سے بہت آگے ہیں اور ہر قسم کے علم کو انہوں نے اس قدر عام کر دیا ہے کہ یہاں کے باسی بغیر کسی خاص مشکل کے خوب سیر ہو کر علمی میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ آجکل فزکس اور خاص طور پر کمپیوٹر کا دَور ہے۔ آئندہ صدی کو بیالوجی یا بایو ٹیکنالوجی کی صدی کے طور پر کچھ ماہرین پیش کر رہے ہیں۔ اور اسی لئے اس فیلڈ کو ترقی دینے کے لئے گورنمنٹ، کالجوں کو خصوصی امداد بھی دے رہی ہے۔

آخر میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

آپ کے بعض اداریئے بہت پُر اثر ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر قدم پر نوجوان نسل کی راہنمائی آپ بہت احسن طریق پر الفضل کے ذریعے انجام دے سکتے ہیں، اور دے رہے ہیں۔ ابا جان آجکل جرمنی میں ہیں۔ انہیں بھی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

---

# اخبارِ احمدیہ

## درخواستِ دُعا

- مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب معلم وقفِ جدید چک نمبر ۱۴۴، مراد ضلع بہاولنگر بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ اپنے دو بیٹوں صداقت احمد اور لیاقت احمد شاہد کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اوّل الذکر نے P.T.C کا امتحان دیا ہے اور ثانی الذکر جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھتے ہیں۔
- محترمہ حمیرا منصور ہمانتکانی کی چھوٹی ہمشیرہ شہلا منصور قریباً بیس روز سے رومیٹک فیور میں مبتلا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈی جی خاں میں زیر علاج ہے۔
- محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر جنگ ہمایوں صاحب دار البرکات ربوہ بعارضہ بخار اور کمر میں درد کی وجہ سے تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

## تقریبات شادی

مکرم محمد اسحاق صاحب ناصر ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب حنیف کی بارات مکرم نذیر احمد صاحب جاوید کے مکان واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی پہنچی۔ دعا سے قبل مکرم نسیم سیفی صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے سلسلہ میں چند نصائح کیں۔

اسی طرح ۱۹ ستمبر بروز جمعرات محمد ادریس بشیر ابن محمد ابراہیم صاحب حنیف کی بارات دار العلوم وسطی میں مکرم مرزا محمد رشید صاحب کے مکان پر پہنچی، بچی کی رخصتی کے موقعہ پر مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامڑی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعائیہ منظوم کلام سے چند اشعار پڑھ کر سنائے بعدہٗ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد نے ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ احباب کرام سے ان دونوں ازدواجی رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

---

## رابطہ

مکرم اعجاز احمد صاحب طارق ابن مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب سے گذارش ہے کہ ادارہ الفضل سے رابطہ کریں۔

(ادارہ الفضل)

---

لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے۔
(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۷۳)

---

بقیہ:- **شذرات**

میں یہی اوسط گر کر ۲۵ گھنٹے ہو جاتی ہے، اٹلی میں یہ اوسط اس سے بھی نیچے گر جاتی ہے، کیونکہ یہاں کے پروگرام امریکہ اور برطانیہ کی طرح معیاری نہیں ہیں۔ لیکن پاکستان میں یہ اوسط ۴۰ گھنٹے بنتی ہے۔ دوسرے ملکوں کی ثقافتی اور تمدّنی یلغار کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ ساؤتھ ایشیا میں بھی ایک "آسمانی" ٹی۔وی لگایا جائے جو ان کا مقابلہ کر سکے۔

---


**حبوب مفید اٹھراء**

۲۰ گرام: ۱۵/- ..... ۶۰ گرام: ۴۵/-

**ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیاست کی بے وفائی اور نمبروں کی گنتی کا کھیل

## مقابلہ سخت ہے فیصلہ ایک یا دو ووٹ سے ہوگا بڑھ چڑھ کر بولیاں لگیں گی

### حکومت کے پاس ارکان کو ہمنوا بنانے کیلئے لائسنسوں، قرضوں اور ٹیکسوں میں رعایت کے ہتھیار ہیں

### پاکستان میں سیاست مفاد پرستی کے دائرے میں محدود ہو گئی ہے، راتوں رات وفاداریاں تبدیل ہو جاتی ہیں

### اسلامی اتحاد والوں کو ضیاء دور میں ملنے والے وسیع وسائل حاصل ہیں: غیر ملکی صحافی کی تجزیاتی رپورٹ

لندن (جنگ فارن ڈیسک) پاکستان کی نوجوان وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو اقتدار سے الگ کرنے کے سلسلے میں پاکستان کی سیاست ایک ہفتہ تک بے وفائی اور قانونی پیچیدگیوں میں ملوث رہے گی رائٹر کے خصوصی نمائندے اولیور ویٹ نے اپنی ایک تجزیاتی رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان کی سیاست ایک سٹاک مارکیٹ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپوزیشن پارٹی کے ایک سیاستدان کے حوالہ سے بتایا ہے کہ انہوں نے حال ہی میں کہا کہ ہم اقتدار حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن طریقہ استعمال کریں گے۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے وزیر اعظم کیخلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی ہے تجزیہ نگار کے مطابق آئندہ آٹھ دن تک بینظیر بھٹو کی اقلیتی حکومت اور اسلامی اتحاد دونوں ۲۳۷ ممبران اسمبلی کی حمایت حاصل کرنے کیلئے بڑھ چڑھ کر بولی لگائیں گے۔ نامہ نگار کے مطابق اس وقت دونوں دھڑے نمبروں کی گنتی کا کھیل کھیلنے میں مصروف ہیں۔ اور ایک غیر ملکی ڈپلومیٹ نے بتایا ہے کہ مقابلہ سخت ہو گا۔ اور جس کا فیصلہ ایک / دو ووٹوں کی کمی بیشی سے ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ اگرچہ دونوں پارٹیوں کے ممبران اپنے اپنے دھڑے سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں لیکن پاکستان کی سیاسی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ یہاں کے سیاستدان کسی وقت بھی اپنے ذاتی مفادات کی خاطر وفاداریاں بدلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اور ایسے ممبران ہر وقت قابو کئے جا سکتے ہیں۔ تجزیہ نگار کے مطابق بینظیر بھٹو وفاقی حکومت کی سربراہ ہیں۔ جبکہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے۔

تجزیہ نگار کے مطابق صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے پی پی پی کے قومی اسمبلی کے ممبران آئی جے آئی سے سخت مخاصمت رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو پی پی پی کا ٹکٹ اس لیئے دیا گیا تھا کہ انہیں اپنے حلقہ میں عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل تھی۔ تجزیہ نگار نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے بیشتر ارکان لینڈ لارڈ یا کاروباری ہیں اور انہیں اپنا ہمنوا بنانے کے لئے حکومت کے پاس بے شمار ذرائع ہیں۔ جس میں لائسنسوں کا اجراء، انکم ٹیکس میں رعایت، بنکوں کے قرضے اور ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کروڑوں روپے کی نگرانی اور ان عوامل کے بھروسے ہی گذشتہ دور کی حکومتوں نے ان لوگوں کو اپنی حمایت پر مجبور کئے رکھا۔ اس طرح یہاں سیاست صرف مفاد پرستی کے دائرے میں محدود ہو چکی ہے۔ اور لوگ راتوں رات وفاداریاں بدل لیتے ہیں۔

تجزیہ نگار نے لکھا ہے کہ بینظیر بھٹو کی پیپلز پارٹی گیارہ سال تک اقتدار سے الگ رہی۔ اس کے پاس اعلیٰ پایہ کے سیاست دانوں کی کمی ہے۔ اس کے باوجود بینظیر بھٹو نے بیرون ملک اپنی شخصیت کو مقبول بنانے میں بڑی ہنرمندی کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن اندرون ملک اپنی پارٹی کے حمایتی ارکان کو خوش رکھنے کے لئے سیاسی داؤ پیچ لڑانے میں کسی خاص مہارت کا مظاہرہ نہیں کر سکیں اس کے برعکس اسلامی اتحاد کو جنرل ضیاء کے دور حکومت کے دوران ملنے والے وسیع وسائل حاصل ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ مفاد پرست ممبران کو اپنے جال میں قابو کر سکتے ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات میں اس پارٹی کو سیاسی برتری حاصل ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق آئی جے آئی نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں پی پی پی کے ۱۷ ارکان کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ جبکہ پی پی پی حلقے اس بات کی تردید کر رہے ہیں لیکن سچ اور جھوٹ لئے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کے ممبران کو توڑنے کے لئے پوری قوت سے سرگرم عمل ہیں۔

# خبریں

## ملکی خبریں

• اسلامی جمہوری اتحاد کے تین اراکین قومی اسمبلی نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو پر اپنے اعتماد کا اعلان کیا ہے۔ ان اراکین میں مخدوم سیّد احمد عالم، رئیس شبیر احمد اور غلام محمد احمد خان مانیکا شامل ہیں۔

• کراچی میں مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ سے ۳ افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ یہ افراد منشیات فروشوں کی طرف سے ایک عالم دین پر حملے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

• فاٹا اور صوبہ سرحد سے چھ ارکان قومی اسمبلی نے وزیر مملکت برائے انسداد منشیات ڈویژن میاں منظور شاہ کی رہائش گاہ پر ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

• ایم کیو ایم کے چیئرمین عظیم طارق نے کہا ہے کہ اب ہم حکومت کے ہر ظلم و ستم کو خاموشی سے برداشت نہیں کریں گے۔ انہیں عوام کو سڑکوں پر لانے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔

• پیپلز پارٹی نے ایم۔ کیو۔ ایم سے بات چیت شروع کر دی ہے اور پیپلز پارٹی کا ایم۔ کیو۔ ایم سے کسی وقت بھی دوبارہ معاہدہ متوقع ہے۔

## غیر ملکی خبریں

• اقوام متحدہ کی بجٹ کمیٹی نے افغانستان میں اقوام متحدہ کی خیر سگالی سرگرمیوں کے لئے اندازاً ساٹھ لاکھ ڈالر کے خرچ کی منظوری دی ہے۔ اس طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے افغانستان کی صورتحال کے بارے میں اس قرارداد پر غور کرنے کی راہ ہموار ہو گئی ہے جس پر پہلے غور ملتوی کرنا پڑا تھا۔ یہ قرارداد پاکستان اور سوویت یونین نے مشترکہ طور پر تیار کی ہے اور توقع ہے کہ آئندہ بدھ کو یہ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

• سوویت یونین کے نائب وزیر خارجہ جناب ولاڈیمیر پیٹروسکی نے کہا ہے کہ سوویت یونین نے افغانستان سے اپنی فوجیں اس وقت واپس بلائیں جب اسے احساس ہو گیا کہ اس نے بین الاقوامی برادری کو ناراض کیا ہے، ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے اور بنی نوع انسان کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے۔

• امریکہ اور سوویت یونین کیمیاوی ہتھیاروں کے ذخیروں میں کمی اور زہریلی گیس پر پابندی عائد کرنے کا سمجھوتہ کرنے کے لئے عنقریب مذاکرات شروع کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں میں بات چیت کا یہ پہلا دور ہو گا۔ بات چیت کا مقصد کیمیاوی ہتھیاروں پر پابندی لگانے کے سلسلے میں جنیوا میں ہونے والی چالیس ملکوں کی کانفرنس کو تقویت پہنچانا ہے۔

مرکز احمدیت میں سب سے
قدیم اور باعتماد ادارہ
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد سٹیلز
ربوہ - پاکستان
فون نمبر ۵۳۵

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ـــ ، ۳۱۰۲۶، ...